جہاد بالسیف کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ

اور احراری شریعت کے امیر کا بیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا میں جو کارہائے نمایاں سر انجام دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم کارنامہ یہ بھی ہے۔ کہ آپ نے اسلام کے روشن اور حسین چہرہ کو دُنیا کے سامنے پیش کیا سرچشمۂ ہدایت سے بُعد کے سبب اور علما کہلانے والوں کی خود غرضی۔ جہالت اور بے راہ روی نے اس پر ذاتی قیاسات اور خیالات کا جو غبار ڈال رکھا تھا۔ اسے دور فرما دیا۔ اور دُنیا کے سامنے پھر وہی حقیقی صحیح اور کامل اسلام پیش کیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے تھے۔ آپ نے ہر پہلو سے اسلام کی صحیح تعلیم پیش کرتے ہُوئے جہاد کے متعلق بھی بعض غلط خیالات کی اصلاح فرمائی۔

جہاد بالسیف کے متعلق آپ نے بتایا کہ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ مسلمان صرف اس وقت مخالفین کے مقابل پر تلوار اٹھا سکتے ہیں۔ جب مخالف تلوار کے ذریعہ اسلام کو نابود کرنا چاہیں۔ مگر اس زمانہ میں چونکہ مخالفین اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ اشاعت اور پروپیگنڈا کے ذریعہ اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں۔ لہٰذا ان کے مقابل پر تلوار اٹھانا درست نہیں اور دین کے نام پر جنگ و جدال کی اس زمانہ میں چونکہ ضرورت نہیں۔ اس لئے وہ جائز بھی نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

”ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی۔ اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلوار چلاتی ہے۔ قرآن شریف کے رُو سے مذہبی جنگ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وُہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔“ (کشتی نوح ص۶)

حضور نے یہ کبھی نہیں فرمایا۔ کہ میں جہاد کو کلیتہً اور ہمیشہ کے لئے منسوخ کرتا ہوں۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے عقائد میں حضور نے یہ بات داخل فرمائی ہے۔ کہ قرآن مجید کی کوئی آیت اور کوئی حکم بلکہ کوئی شوشہ اور کوئی نقطہ کسی وقت بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جہاد کے متعلق جو نظریہ ہے۔ وُہ مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ لیکن ہمارے مخالفین گو عملاً وُہی عقیدہ ظاہر کرتے ہیں جو ہم پیش کرتے ہیں۔ بلکہ ہم تو جہاد کی کئی اقسام میں سے صرف جہاد بالسیف کو بحالاتِ موجودہ ناجائز قرار دیتے۔ اور باقی اقسام مثلاً تبلیغ اسلام کے لئے مال اور وقت خرچ کرنا نہایت ضروری سمجھتے۔ اور اس پر عمل بھی کرتے ہیں اور حتی الامکان اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے فرقے کسی رنگ میں بھی جہاد نہیں کرتے۔ اور اس طرح جہاد کا جو مفہوم وُہ سمجھتے ہیں۔ اسے اپنے عمل سے منسوخ شدہ قرار دیتے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ دیانت سے کام لیتے ہُوئے ہماری اس سعی میں شریک ہوتے۔ جو ہم جہاد کے متعلق قرآنی تعلیم کے صحیح مفہوم کو دنیا میں قائم کرنے اور اسلام کے منشا کو پورا کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ یہ پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ جہاد کے متعلق قرآنی تعلیم پر خطِ نسخ کھینچ دیا ہے۔ اور اس طرح جاہل عوام کو ہمارے خلاف بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں:۔

چنانچہ گزشتہ ایام میں جب احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ اٹھایا۔ اور ملک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ تو اس فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں جس حربہ کو سب سے زیادہ موثر سمجھ کر ہمارے خلاف استعمال کیا گیا وُہ یہی تنسیخ جہاد کا مسئلہ تھا۔ چنانچہ کہا جاتا تھا۔ کہ احمدیوں نے غیر مسلموں کے ساتھ لڑائی کو ناجائز قرار دے کر برطانوی استعمار کی بنیادیں مستحکم کر دی ہیں اور ان کا منشا یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کے خیال کو نکال کر انگریزی تسلط کو ہمیشہ کے لئے ہر قسم کے خطرات اور اختلال کے احتمالات سے محفوظ کر دیا جائے:۔

لیکن اللہ تعالےٰ کی قدرت دیکھئے۔ کہ احرار کی شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ صاحب حال میں وُہی کچھ کہنے پر مجبور ہو گئے۔ جسے ہمارا سب سے بڑا جرم قرار دیا جاتا تھا۔ ان پر پچھلے دنوں ایک تقریر کرنے کی بناء پر جو سنگین مقدمہ بنا تھا۔ اور جس میں ان کو ہائی کورٹ نے اوجھاؔ کم کی کذب بیانیوں کے طفیل چھوڑ دیا۔ اس کے دوران میں جب ہائی کورٹ میں ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا آپ نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر آپ لوگ میرا ساتھ دیں۔ تو میں گورنمنٹ کا تختہ الٹ دُوں۔ اور ان شیطان فرنگیوں کو ایسا دھتکار دوں۔ کہ وُہ پھر نہ آسکیں تو آپ نے جواب دیا۔ کہ میں نے عمر بھر میں ایسے الفاظ کبھی استعمال نہیں کئے۔

میں بیس برس سے عدم تشدد کا پرچار کر رہا ہوں۔ ہنگو سے ڈھاکہ تک اور شملہ سے بمبئی تک کروڑوں آدمیوں میں اپنے عدم تشدد کا پرچار کیا۔ لاکھوں کو اپنا ساتھی بنایا۔ اور عدم تشدد کو میں مذہبی طور پر اپنا فریضہ سمجھتا ہوں۔ اس قسم کے لغو الفاظ میں نے نہ کبھی استعمال کئے۔ اور نہ کروں گا۔

گویا صاف الفاظ میں اقرار کر لیا گیا۔ کہ احرار جس شریعت کے پیرو ہیں وہ عدم تشدد کو مذہبی لحاظ سے فرض قرار دیتی ہے۔ اور تشدد کا م لینا قطعاً جائز نہیں سمجھتی۔ گویا وُہ لوگ جو رات دن ہمارے خلاف یہ کہہ کر عوام کو بھڑکاتے رہتے ہیں۔ کہ یہ جہاد بالسیف کو جائز نہیں سمجھتے۔ خود ہنگو سے ڈھاکہ اور شملہ سے بمبئی تک یہ وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ اور کروڑوں مسلمانوں تک یہ تعلیم پہونچانے اور لاکھوں کو اس خیال پر قائم کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ غیر مسلم حکومت کے مقابلہ میں تشدد سے کام لینا قطعاً جائز نہیں۔ اور اسلام کے رو سے یہ بہت بڑا جرم ہے۔ قطع نظر اس سے کہ یہ محض زبان سے کہا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر جہاد بالسیف کا یہی مطلب ہے کہ غیر مسلموں کو تلوار کے گھاٹ اتار دیا جائے تو پھر عدم تشدد کا وعظ کرنے اور تشدد کو اسلام کے خلاف قرار دینے کے کیا معنی۔

مدینۃ المسیحؑ

قادیان ۲۲ شہادت ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق چار بجے کے بعد دوپہر لاہور سے ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۳ مئی سے سیکنڈ پروفیشنل ایم۔ بی۔ بی ایس کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

جناب ملک غلام محمد صاحب چیف کنٹرولر آف ریلوے سٹورز نے آج آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلےٰ کے ہمراہ مرکزی دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا معائنہ فرمایا۔ دوپہر کو آنریبل چودھری صاحب نے ملک صاحب موصوف کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔ جس میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ جناب مولوی عبد المغنی صاحب۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور لیفٹیننٹ چودھری عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے بھی شریک تھے۔

جناب ملک صاحب نے یتامیٰ و مساکین کے فنڈ میں پچاس روپے دئیے۔ اور ساڑھے چھ بجے شام کی گاڑی سے واپس تشریف لے گئے۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب آج لاہور تشریف لے گئے۔

موسیٰ بنی کے جلسہ کی تاریخ میں تبدیلی

مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ صوبہ بہار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ موسیٰ بنی (بہار) میں افتتاح مسجد احمدیہ کا جلسہ بجائے ۲۱ کے اب ۲۸ اپریل ۱۹۴۰ء کو قرار پایا ہے۔

دوسرا تہنیت نامہ

خان مسعود احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی شادی کے موقعہ پر جناب خان ذو الفقار علی خان صاحب گوہرؔ رامپوری نے حسب ذیل تہنیت نامہ پیش کیا۔

یہ ہے مسعود جواں بخت کا جشن شادی — کیوں زمیں کو نہ دیں افلاک مبارکبادی
باغِ احمد میں بہار آتی ہے ہر روز نئی — آلِ احمد کی بڑھانے کے لئے آبادی
بات پوری ہوئی حق کی کہ عموں کا اک دن — دشمنوں کے لئے اور جابر ہماری شادی
خاندانِ حضرتِ احمد کا بڑھتا ہے خدا — اتنی ہی بڑھتی ہے اعدا کے لئے بربادی
میر صاحب کو مبارک ہو یہ فرزندیٔ نو — باعثِ رحمت و افضال ہو یہ دامادی
ہو بہو حضرتِ نوابِ گرامی کے لئے — باعثِ برکت و خوش حالی و صد دل شادی
سچ ہے الطیبۃ للطیب قولِ قرآں — سیدہ کا ہے وُہ فرزند یہ سیدزادی
یا الٰہی رہے مسعود سعادت اندوز — نیکیوں کے لئے ہو قوت استبدادی
پھولتا پھلتا رہے باغ جوانی ان کا — غم سے مل جائے ہمیشہ کے لئے آزادی
عشق مولےٰ کے لئے دل میں رہے سوزِ دوام — نورِ ایمان میں ہوتی ہی رہے ایزادی
نسل محبوب رہے محبوب ابد تک تیری — اے خدا یہ رہے دنیا کی ہمیشہ ہادی
ابنِ فارس تھا وہ شانہ کہ خدا نے جس سے — زلف الجھی ہوئی اسلام کی پھر سلجھادی
اس نے پایا تھا خدا سے لقب ابراہیم — اس کی اولاد میں پھر کیوں نہ ہو لاتعدادی
اس کا تھا صید زبوں دجّل شیاطین رجیم — اس کی اولاد میں جاری ہے یہی صیادی
ہاتھ سے انکے بچیں گے نہ جنودِ شیطان — ہاتھ بخشے ہیں خدا نے انہیں وہ فولادی
بعثتِ مہدیٔ دوراں تھی وہ عدلاً حکماً — اس کی اولاد مٹا ڈالے گی ہر بیدادی

گوہرِ تیرہ دروں فضلِ عمر سے ہے نور
فیض استاد سے لے درسِ فنِ استادی

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا (۱) سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے امسال پانچ احمدی طلبا مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں (۲) ماسٹر عبد الغفور خانصاحب کراچی کی لڑکی نے ورنیکلر فائنیل کا امتحان دیا ہے (۳) ہارون الرشید صاحب نے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ طبیہ کالج کے تھرڈ ایر کا امتحان دیا ہے (۴) ملک عبد القادر صاحب لائل پور سخت بیمار ہیں (۵) شمس النساء بنت سید ظہور حسین صاحب مونگھیر بیمار ہیں (۶) محمد ابراہیم صاحب مونگھیر نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ (۷) محمد عبد الغفور خان صاحب کنڈہ گھاٹ بیمار ہیں۔ (۸) اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دون بعارضہ وجع المفاصل سخت بیمار ہیں۔ (۹) عبد الرزاق صاحب بورڈنگ تحریک جدید قادیان کا بھانجہ عبد اللطیف سخت بیمار ہے۔ (۱۰) خواجہ محمد شریف صاحب مردان کے اہل و عیال بیمار ہیں (۱۱) غلام حیدر صاحب سوک کلاں ضلع گجرات بیمار ہیں۔ (۱۲) ملک حبیب حسن صاحب ابن ڈاکٹر ظفر حسن صاحب سخت بیمار ہیں (۱۳) عبد الرحمٰن صاحب بھٹی اور محمد اسمٰعیل صاحب قادیان مولوی فاضل کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ بیماروں کی صحت اور امتحان دینے والوں کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

مستری تاج دین صاحب کی تلاش مستری تاج دین صاحب جو موضع قادر آباد متصل قادیان کے رہنے والے ہیں۔ اور بڑھئی کا کام کرتے ہیں۔ گذشتہ دسمبر تک بمبئی میں تھے۔ لیکن اس کے بعد کوئی اطلاع ان کے متعلقین کو نہیں ملی۔ اگر کسی کو مستری صاحب مذکور کا علم ہو۔ تو وُہ فوراً نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ ناظر امور عامہ

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

طلبائے مدرسہ احمدیہ قادیان سے

۲۱ - ماہ شہادت ۱۳۱۹ھش کو طلبائے مدرسۂ احمدیہ کی دعوت میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بطور صدر جو تقریر کی - اس میں فرمایا :-

میں سمجھتا ہوں - نصیحت کے طور پر آپس میں جو کچھ کہا گیا ہے - وہ کافی ہے یہ ایڈریس اور اس کے جواب کی طرف اشارہ ہے - اگر اس پر عمل کیا جائے اور اس سے بڑھ کر مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - لیکن چونکہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ارشاد ہے - کہ میں کچھ کہوں - اور محض تصنع سے ایک دو فقرے کہہ دینا شائد گستاخی ہو - اور سمجھا جائے - کہ میں نے صاحبزادہ صاحب کے ارشاد کی تعمیل پوری طرح نہیں کی اس لئے چند باتیں عرض کرتا ہوں ؎

یہ ایک حقیقت ہے - کہ ہر ترقی کے ساتھ جدائی لازمی ہے - جو انسان ترقی کرتا ہے - اسے اپنے ماحول سے جدا ہونا پڑتا ہے - چونکہ ترقی کا یہ لازمی نتیجہ ہے - کہ ایک حد پر پہونچ کر نیا دور شروع کیا جائے - اور اس طرح سابقہ ماحول سے جدائی اختیار کرنی پڑتی ہے - اس قسم کی جدائیاں بعض اوقات مختصر ہوتی ہیں - اور بعض اوقات لمبی - موت بھی مومن کے لئے اسی قسم کی جدائی ہوتی ہے جب وہ ترقی کرتا کرتا اس مرحلہ پر پہونچ جاتا ہے - جبکہ روح اور موجودہ جسم کا تعلق اس کی مزید ترقی کے لئے ممد نہیں ہو سکتا - تو اس تعلق کو توڑ دیا جاتا ہے - اور روح کو اس ماحول میں پہونچا دیا جاتا ہے - جہاں وہ ترقی کر سکے تو جدائی کوئی ایسی چیز نہیں - جس پر رنج و الم کا اظہار کیا جائے - تاہم یہ کچھ نہ کچھ تکلیف میں ضرور ڈالتی ہے - اور یہ اس محبت کا نتیجہ ہوتا ہے - جو ایک دوسرے سے ہوتی ہے - اور اسی محبت کی وجہ سے جدائی کے وقت وہ ترقی اوجھل ہوتی ہے جو اس جدائی پر منحصر ہوتی ہے - اس لئے اس وقت رنج محسوس ہوتا ہے

صاحبزادہ صاحب نے جب مجھے یہ فرمایا کہ اس موقعہ پر تمہیں بھی کچھ کہنا ہوگا - تو مجھے خیال آیا - کہ عام دینی امور جو میں کہہ سکتا ہوں - وہ اس سکول کے طالب علم مجھ سے زیادہ جانتے ہیں - اس لئے میری طبیعت اس طرف مائل ہوئی - کہ کوئی ایسی بات کہوں - جو اس تقریب کی خاطر نہیں سوچی گئی - اور کوئی تکلف کا پہلو اس میں نہ ہو - تاکہ شائد آپ لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں ؎

میرا جو خط ایک عزیز کے نام شائع ہوا ہے - وہ میں نے پچھلے سال لکھا تھا جبکہ وہ عزیز ہندوستان میں تھے - اب وہ انگلستان میں ہیں - اور اب بھی میں ان کی تربیت خط و کتابت کے ذریعہ کرتا رہتا ہوں چند دن ہوئے - انہوں نے مجھے خط لکھا - جس میں اس اثر کا اظہار کیا - جو میری ایک نصیحت سے ان پر ہوا - وہ ایک چھوٹی سی بات تھی - اس کے متعلق انہوں نے لکھا - کہ اس کا اس قدر احساس آپ کو کیوں ہوا ہے - میں نے انہیں لکھا - اس قدر تیز احساس اس لئے ہے - کہ آئندہ جو پود پیدا ہو رہی ہے - وہ ان تمام ترقیات کو حاصل کرے جن کے حاصل کرنے کی ہمیں خواہش ہے اور جنہیں ہم اس حد تک حاصل نہیں کر سکے - جس حد تک حاصل کرنی چاہئیں - اس بارہ میں چونکہ وہ تکمیل جو میں چاہتا ہوں اپنے اندر نہیں پاتا - اس لئے آپ کے اندر اس میں کسی قسم کی کمزوری رہ جانے کا زیادہ احساس ہوتا ہے - اس عزیز کو آج بھی میں نے ایک خط لکھا ہے - کہ ہم لوگ جو عمر میں بڑے ہیں - یہ امید رکھتے ہیں - کہ ہمارے نوجوان ان تمام ذمہ داریوں کو پوری طرح اٹھانے کے قابل بنیں - جو ان پر عائد ہوتی ہیں - پہلے میں نے لکھا تھا - کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہاری مستقبل کی تصویر کے نقوش اس طرح روشن نہیں ہو رہے - جس طرح میں چاہتا ہوں - اس کے جواب میں اس نے لکھا مجھے صاف طور پر معلوم نہیں ہوا - کہ آپ کا کیا منشا ہے - آپ جہاں خامی دیکھتے ہیں - اس کے متعلق لکھیں - تو میں اسی طرح بننے کی کوشش کروں گا - جس طرح آپ چاہتے ہیں - آج میں نے لکھا - مجھے دو باتوں کے متعلق فکر پیدا ہوتی ہے اول یہ صحیح ہے - کہ تمہارے انگلستان جانے کے حالات ایسے پیدا ہوئے - کہ وہاں تمہیں اعلیٰ سوسائٹی میں ملنے جلنے کا موقعہ ملتا ہے - اور رذیل سوسائٹی کے اثرات سے تم محفوظ ہو - مگر وہ اعلیٰ سوسائٹی وہاں کے لحاظ سے اعلیٰ ہے اور اس کے بعض تربیتی اخلاق ایسے ہیں کہ ان کی نقل کی جائے - تو اچھی بات ہے - مگر ان سے بڑھ کر وہ اخلاق ہیں - جو اسلام نے ہمیں سکھائے ہیں - اور ان اخلاق کا حاصل کرنا ضروری ہے - اگر تم ان لوگوں کے اخلاق کو اعلیٰ سمجھنے لگ گئے - تو ان کی نقل کرنے لگ جاؤ گے - مجھے یہ فکر پیدا ہوا - کہ جن لوگوں میں تم رہتے ہو - اور جو تمہارے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں - اور جن کا تم پر اچھا اثر ہوگا - ان کے متعلق تم نہ سمجھنے لگ جاؤ - کہ ان کی نقل کرنے میں حقیقی عزت ہے اور بڑائی ہے ؎

دوسرے میں نے دیکھا ہے - کہ تم اسلام کی تائید میں بعض دفعہ نیم علم کی بناء پر گفتگو کرتے ہو اس سے مجھے یہ فکر پیدا ہوئی - کہ اس نیم علم پر تم پختہ نہ ہو جاؤ - میں سوچ ہی رہا تھا - کہ ان اندیشوں کا کیا علاج کروں - کہ تم نے ان کا علاج بھی خود ہی بتا دیا - اور اس پر عمل بھی کرنے لگ گئے ہو ؎

اس نے مجھے لکھا تھا - کہ آپ کہا کرتے تھے کہ والد صاحب کا ایک احسان میں کبھی نہیں بھول سکتا - اس کے بعد اس نے یہ ذکر کیا - جو میں نے اسے سنایا ہوا تھا - کہ جب میں سیالکوٹ دسویں جماعت میں پڑھا کرتا تھا تو سالانہ امتحان سے چھ ماہ قبل والد صاحب نے مجھ سے پوچھا - مولوی صاحب کے پاس تمہیں بھیجا جاتا ہے - اب تک کتنا قرآن ترجمہ کے ساتھ تم نے پڑھا ہے - میں نے کہا - آٹھ سیپارے پڑھے ہیں - والد صاحب نے کہا - اتنے سال میں تم نے آٹھ سیپارے ہی پڑھے ہیں - اب امتحان دینے کے بعد کالج میں چلے جاؤ گے - اور پھر قرآن کا پڑھنا تمہارے لئے مشکل ہوگا - اس لئے باقی سیپارے مجھ سے پڑھ لو - اس پر چھ ماہ کے عرصہ میں والد صاحب نے جلدی جلدی بائیس سیپارے مجھے گزار دیا - یہ بات کئی بار میں اس عزیز سے بیان کر چکا تھا - اس نے لکھا وہ بات مجھے یاد آئی - تو میں نے خیال کیا - کہ قرآن کریم کا ترجمہ اس عمر میں تو میں نہیں پڑھ سکا - جس میں آپ نے پڑھا تھا - مگر اب بھی سیکھ سکتا ہوں یہاں مولوی جلال الدین صاحب شمس سے سیکھنے کا موقعہ ہے میں مسجد احمدیہ سے دور رہتا تھا - لیکن اب مسجد میں آگیا ہوں - اور میں نے قرآن کریم کا ترجمہ ان سے پڑھنا شروع کر دیا ہے

اس کے متعلق میں نے اسے لکھا - یہ تمہاری طبیعت کی سعادت کا ثبوت ہے - اور اللہ تعالیٰ کا فضل - کہ ادھر مجھے فکر پیدا ہوئی - ادھر تم نے فکر کو دور کرنے والے طریق پر عمل کرنا شروع کر دیا - اب میں نے اسے کچھ اور ہدایات بھیجی ہیں - کہ کس طرح تم مولوی صاحب سے فائدہ اٹھا سکتے ہو - چونکہ کل میرے ہاں مہمان آئے ہوئے تھے - اس لئے میں مصروف ہونے کی وجہ سے زیادہ لمبا خط نہیں لکھ سکا - آخر میں صرف اتنا لکھا - کہ اول تم ہماری خوشیوں کے مرکز آئندہ نسل ہونے کی وجہ سے ہو - ادھر تم لوگوں پر احمدیت کی ترقی کا انحصار ہے - اگر ان باتوں پر تم پختہ ہو جاؤ - تو ہم بھی خوش ہو سکتے ہیں - اور تم بھی اپنا فرض پوری طرح ادا کر سکتے ہو - اب یہی بات میں آپ لوگوں سے کہتا ہوں - کہ ہماری یہ امیدیں اور یہ توقعات ہیں - جو آپ سے وابستہ ہیں - جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد دین صاحب کی الوداعی دعوت کے موقعہ پر فرمایا تھا - ہمارے نوجوانوں کے دل میں یہ آگ اور یہ تڑپ ہونی چاہیئے کہ ہم پر ہی احمدیت کی تمام ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں - اور اس احساس کے ساتھ آپ نکلیں کہ آئندہ احمدیت کی ترقی کے ہم ذمہ دار ہیں - تاکہ احمدیت کی جو ذمہ داریاں آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں - انہیں آپ ادا کر سکیں - جو نسل ایک نسل جو کچھ کر جاتے - وہ اتنا بڑا نہیں ہوتا جتنا وہ جس میں آئندہ نسلیں بھی حصہ لیں - اس لئے ہمیں

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا فیصلہ کن مناظرہ کے لئے چیلنج منظور!

"اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے"

(مولوی محمد علی صاحب)

جناب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے خطبہ جمعہ ۱۵ امان میں فرمایا:۔

"اسی طرح وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو آپ کو نبی اور رسول سمجھتے رہے۔ عدالت میں حلفیہ بیان دیا۔ اور کہا کہ میں خدا تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نبی ہیں۔ مگر اب کہہ رہے ہیں۔ کہ ہم لوگ تو شروع سے ہی آپ کو نبی نہیں مانتے تھے۔" (الفضل ۲۳ امان ۱۳۱۹ ہش)

پھر حضور نے اس نزاع کا تصفیہ کرنے کے لئے یہ تجویز فرمائی۔ کہ مولوی صاحب موصوف کی نیز میری سابقہ تحریرات شائع کرکے صرف ان عبارتوں کے مفہوم بتانے کے لئے ثالث مقرر کر لئے جائیں۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اس معقول تجویز کے ذکر کے بعد جواباً اپنے خطبہ جمعہ میں کہتے ہیں:

"فرض کرو اس طرح یہ بھی معلوم ہو جائے کہ ہم میں سے کس نے اپنا عقیدہ تبدیل کیا ہے۔ تو اس کا نتیجہ اس کے سوا اور نہ ہوگا۔ کہ ہم دو آدمیوں میں سے محمد علی نے یہ غلطی کھائی اور مرزا محمود نے یہ غلطی کھائی۔ یہ پتہ نہ لگا۔ کہ حضرت مسیح موعود کا مسلک کیا تھا۔ اس لئے میں میاں صاحب کو انہی کے الفاظ میں یہ چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ ان تین مسائل کے متعلق جس طرح چاہیں ثالثوں کو رکھ کر یا بغیر اس کے یہ بحث کرلیں۔ کہ ہم دونوں فریق لاہور اور قادیان میں سے کس کا مسلک حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے مطابق ہے۔"

(پیغام ۸ اپریل ۱۹۴۰ء)

جناب مولوی صاحب کے اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ انہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیش کردہ طریق منظور نہیں۔ اس لئے وہ ایک نئے مناظرہ کا چیلنج کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے حضور کو دعوت دیتے ہیں۔ تا یہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان اور غیر مبایعین میں سے کس کا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے مطابق ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کی دیگر شرائط

جناب مولوی صاحب اپنے متذکرہ بالا چیلنج پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"فیصلہ اس ایک بات کا اور اسی ایک بات کا ہونا چاہیئے۔ کہ جماعت قادیان اور جماعت لاہور میں سے کون فریق حضرت مسیح موعود کے عقیدہ کو بگاڑنا چاہتا ہے۔ اور کون وہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے عقائد پر قائم ہے۔"

اس فیصلہ کے متعلق مزید فرماتے ہیں:

"میں اکیلا گفتگو کرونگا۔ اور کسی کی امداد کا خواہاں نہیں ہوں گا۔ میاں صاحب بے شک اپنی امداد کے لئے جس قدر آدمی چاہیں لے آئیں۔ میری امداد کے لئے میرا خدا کافی ہے۔ ہاں بحث تحریری ہوگی۔ اور اس کے ضمن میں اس بات پر بھی بحث آجائے گی۔ کہ میری پہلی تحریریں میری موجودہ روش کے خلاف ہیں۔ آخر میاں صاحب اس طرف کیوں نہیں آتے۔ اس سے انہیں ڈر کیوں لگتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک کے خلاف مولوی صاحب کا تازہ اقدام

گویا "فیصلہ کن گفتگو" کے لئے جناب مولوی صاحب آمادہ ہیں۔ سابقہ تحریرات کو علیحدہ شائع کرکے فیصلہ پر رضامند نہیں۔ البتہ ان پر ضمنی بحث کی اجازت فرماتے ہیں۔ بحث بھی تحریری تجویز فرماتے ہیں۔ ہاں وہ اس دعوے کے ثبوت کے لئے۔ کہ "میری امداد کے لئے میرا خدا کافی ہے" یہ بھی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ میں اکیلا گفتگو کروں گا۔ اور کسی کی امداد کا خواہاں نہیں ہوں گا۔" شرائط کے متعلق کچھ عرض کرنے سے قبل میں اس امر کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ بظاہر تو مولوی صاحب نے امداد کے خواہاں نہ ہونے کو خدا کی نصرت کی دلیل قرار دیا ہے۔ تا غیر مبایع یہ خیال کریں کہ مولوی صاحب کو "خدا کی امداد" پر بڑا بھروسہ ہے۔ لیکن درحقیقت یہ بڑا بول ہے۔ مولوی صاحب کے سے مقام پر کھڑے ہونے والے انسان کو ایسے الفاظ منہ پر نہ لانے چاہئیں۔ کیا جناب مولوی صاحب کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ وحفظہ کے مقابلہ پر نصرت خداوندی کا اس سے زیادہ یقین ہے جتنا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پادری آتھم صاحب کے مقابلہ پر تھا۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا غیر مبایعین کو معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالے کے مکالمات اور وعدہ ہائے تائید ونصرت کے باوجود آتھم صاحب سے مناظرہ کے وقت تین معاون اپنے ساتھ رکھے تھے، چنانچہ "جنگ مقدس" میں روئداد جلسہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء کے ذیل میں لکھا ہے۔

"مرزا صاحب کے معاون مولوی نور الدین صاحب حکیم سید محمد احسن صاحب اور شیخ اللہ دین صاحب قرار پائے۔" ص۲

جناب مولوی صاحب نے مندرجہ بالا نقل میں جو مسلک اختیار فرمایا ہے۔ کیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلک ہے۔ روحانی لوگوں کا مسلک ہے یا ان دنیادار لوگوں کا مسلک ہے۔ جو اپنی قابلیت کا اظہار کرنے کے لئے اس قسم کے الفاظ منہ سے نکال دیا کرتے ہیں؟

چیلنج مناظرہ منظور

"الفضل" کے معزز قارئین کی یادداشت کو تازہ کرنے کے لئے میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اس قسم کے چیلنج دے کر پہلے دو مرتبہ کھلے طور پر گریز اختیار فرما چکے ہیں۔ ایک مرتبہ ابتدائے اختلاف کے دنوں ۱۹۱۵ء و ۱۹۱۶ء میں دوسری مرتبہ ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۷ء میں۔ اگر وہ اس مرتبہ ہی "فیصلہ کن گفتگو" کے لئے مستعد رہیں۔ تو وہ ہمارے اور دیگر تمام متلاشیان صداقت کے شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۷ء کے گریز پر تو مخالفین سلسلہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ نے بھی گواہی دی تھی۔ بلکہ غیر مبایعین کا بھی ایک طبقہ ہماری شرائط کو معقول مان چکا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب نے تو لکھا تھا کہ اب مناظرہ نہ ہونے کا باعث صرف یہ ہے کہ مولانا محمد علی صاحب بہت محتاط انسان ہیں۔"

بہرحال وہ بات مولوی صاحب کی طرف سے رہ گئی۔ بعد ازاں وہ بیمار پڑ گئے اس لئے ہم بھی خاموش ہو گئے تھے۔ اب پھر انہوں نے آمادگی کا اظہار فرمایا ہے۔ سو ہم ان کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب خود تحریر فرما چکے ہیں۔ کہ

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کرلو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ میں ایک حد تک ہم میں اتفاق بھی ہے۔ اور اس اتفاق کے ساتھ کچھ اختلاف بھی ہے جس قدر مسائل اختلافی ہم ہر دو فریق میں ہیں۔ وہ اسی اختلاف مسئلہ نبوت سے پیدا ہوتے ہیں۔" (ٹریکٹ "نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق" ص)

ہمارے نزدیک بھی فیصلہ کن گفتگو کے لئے اس سے بہتر راہ کوئی نہیں۔ یہ راہ خود جناب مولوی محمد علی صاحب کی تجویز کردہ ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ وہ اس صحیح راہ کو اختیار کرنے سے گریز فرمائیں۔ جب یہ درست ہے۔ کہ "اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے" اور پھر یہ بھی درست ہے۔ کہ جس قدر مسائل اختلافی ہم دو فریق میں ہیں۔ وہ اسی اختلاف مسئلہ نبوت سے پیدا ہوتے ہیں۔ تو پھر

آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب اس اصل جڑ پر محققانہ بحث سے پہلوتہی کریں؟ جماعت احمدیہ کو انہوں نے خدا کی قسم دے کر کہا ہے کہ:۔

"سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو" اس لئے ہم تو اس پر قائم ہیں۔ جناب مولوی صاحب سے بھی خدا کے نام پر درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اس پر قائم ہو جائیں۔ انہوں نے اپنے تازہ چیلنج میں ضمنی بحث کے طریق کو مان لیا ہے۔ اس لئے وہ ضمنی طور پر جنازہ کو لائیں تکفیر کو لائیں۔ ان کو اختیار ہوگا۔ لیکن اصل جڑ کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ تحریر فرما چکے ہیں۔:۔

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب سے کہا تھا۔ کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں۔ آپ ان سے شرطیں طے کر لیں۔ سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو۔ جب بھی طے ہو جائیں۔ تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ الا ان یشاء اللہ۔ مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز کا پہنچانا ہو۔ تو اس میں مجھے عذر ہی کیا ہو سکتا ہے۔ عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے والسلام۔ خاکسار:۔ مرزا محمود احمد"

(الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء)

اس لئے مجھے حق حاصل ہے کہ میں مولوی صاحب کو مخاطب کروں۔ پس مجھے جناب مولوی محمد علی صاحب کا چیلنج مباحثہ منظور ہے۔ مولوی صاحب کا فیصلہ کن مباحثہ کا طریق۔ کہ مسئلہ نبوت پر ہی بحث ہو یہ بھی منظور ہے۔ بحث تحریری ہو اور پرچے سنائے جائیں۔ اور طبع کئے جائیں یہ بھی منظور ہے۔ اگر کوئی مزید معقول شرط ہو تو ہم اسے بھی ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اب بھی اگر جناب مولوی صاحب یہ فرمائیں کہ:۔

"مگر آخر میاں صاحب اس طرف کیوں نہیں آتے۔ اس سے انہیں ڈر کیوں لگتا ہے" تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کوئی بھی عقلمند"

مولوی ثناء اللہ صاحب ویمدھم فی طغیانہم کی ذیل میں

"مفسد اور کذاب کی عمر لمبی ہو چکی ہے"

۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو "آخری فیصلہ" کی طرف بلایا۔ جو بقول مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ ہے۔ چنانچہ آپ تفسیر ثنائی جلد ۲ صفحہ ۴۲ میں زیر آیت مباہلہ لکھتے ہیں "ایسے لوگوں کو جو کسی دلیل کو نہ جانیں۔ کسی علمی بات کو نہ سنیں۔ بغرض بدرا بدر باید رسانید کہہ دے۔ کہ آؤ ایک "آخری فیصلہ" بھی سنو۔ ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔ اپنی بیٹیاں اور تمہاری بیٹیاں۔ اپنے بھائی بند نزدیکی۔ اور تمہارے بھائی بند نزدیکی بلائیں۔ پھر عاجزی سے جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں۔ خدا خود فیصلہ کر دے گا۔"

اور حضور علیہ السلام نے دعاء مباہلہ کا مضمون بھی تحریر فرما دیا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے جواباً یہ لکھ کر کہ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔" اور نہ ہی کسی نبی نے اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کی طرف بلایا ہے۔ فرار کی راہ اختیار کی۔

اور نائب ایڈیٹر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فقرہ "کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی" پر حاشیہ میں قرآن مجید کی چند آیات نقل کرکے یہ نوٹ لکھا۔ جس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب نے بعد میں لکھا۔ کہ میں اس کو صحیح جانتا ہوں "کہ خدا تعالیٰ جھوٹے۔ دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔" ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا مطلب یہ تھا۔ کہ مباہلہ کے وقت جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کو مقابلۃً لمبی عمر نہیں دی جاتی۔ نہ کہ مطلقاً۔ چنانچہ آخری فیصلہ کے بعد حضور نے ایک سائل کو جواب دیتے ہوئے فرمایا "ہم نے تو یہ لکھا ہے۔ کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے...... ایسے اعتراض کرنے والوں سے پوچھیں۔ کہ ہم نے کہاں لکھا ہے۔ کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے۔" (الحکم ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

چونکہ مذکورہ بالا نوٹ کی روشنی میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباہلہ سے فرار اختیار کرنے کا مقصد انظرنی الی یوم یبعثون کے قائل کی طرح لمبی زندگی پانے سے تھا۔ سو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان الہامات کے مطابق جو آپ کو متعدد بار آپ کی وفات کے متعلق ہو چکے تھے وفات دے دی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو انک من المنظرین کی ذیل میں لا کر لمبی عمر پانے کے لئے زندہ چھوڑ دیا۔

یہ معلوم کرنا کہ نوٹ مندرجہ بالا میں قرآنی آیات کے جو یہ معنے لکھے ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں" اس میں لمبی عمر سے کیا مراد ہے کچھ مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب خود لمبی عمر کی تشریح فرما چکے ہوئے ہیں لکھتے ہیں۔ "خود مرزا کی عمر بقول اس کے پچھتر سال کی ہوئی (جو مولوی صاحب کی بعض تحریروں کے مطابق ۶۹ یا ۷۰ سال تھی۔ شمس) حالانکہ حدیث میں آیا ہے اعمار امتی بین ستین وسبعین وقل من یجوز منہم امت محمدیہ کی عمر ساٹھ ستر کے درمیان ہوگی۔ اور بہت کم اس سے آگے بڑھیں گے مرزا کی عمر اس حدیث اور طبی قاعدہ سے بھی طبعی عمر سے بڑھ گئی۔ پس وہ یمدھم فی طغیانہم کی ذیل میں آ گیا۔ اور میں تو ابھی پورے چالیس سال کا ہوں۔ پھر کیونکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے۔ کہ میری عمر اس وقت تک بہت لمبی ہوئی ہے آئندہ کی خبر نہیں۔" (اہلحدیث ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء)

لمبی عمر کی مذکورہ بالا تعریف کی رو سے مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۹۰۷ء میں جبکہ آپ کی عمر ۴۰ سال کی تھی بقول انکے "یمدھم فی طغیانہم" کی ذیل میں نہیں آ سکتے تھے لیکن اب ۱۹۴۰ء میں جبکہ آپ کی عمر تہتر سال ہو چکی ہے۔ ہر ایک دانا کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ آپ کی رسی دراز یا بالفاظ دیگر عمر بہت لمبی ہو چکی ہے۔ اور بمطابق نوٹ مندرجہ بالا آپ "ویمدھم فی طغیانہم" کی ذیل میں باقرار خود آ چکے ہیں۔ اور اس نظریہ کے "کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغاباز۔ مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے" مصداق بن چکے ہیں۔ لہذا اب اگر آپ جلدی وفات پا جائیں تو اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ صادق کے مقابلہ میں کاذب نے مباہلہ سے فرار اختیار کرکے لمبی عمر نہیں پائی۔ پس مولوی صاحب کا بہت لمبی زندگی پانا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے۔

نیز مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرقع بابت ماہ اگست ۱۹۰۷ء میں لکھا تھا۔ کہ "پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا اثر مسیلمہ پر یہ ہوا تھا۔ کہ آپ کے بعد مرا۔ مگر آخر کار چونکہ بے نیل مرام مرا اس لئے دعا کی صحت میں شک نہیں۔" اس تحریر کو زیر نظر رکھ کر اگر مولوی صاحب اپنی لمبی عمر پر جو آپ نے سلسلہ کی مخالفت میں گذاری۔ غور کریں۔ اور اپنی ناکامی و نامرادی کو دیکھیں۔ اور دوسری طرف سلسلہ کی عظیم الشان ترقی پر نظر ڈالیں۔ تو کیا وہ خوف خدا کو دل میں جگہ دیکر اس امر کا انکار کر سکتے ہیں۔ کہ وہ مسیلمہ کی طرح ناکام نہیں رہے؟ یا وہ بصد حسرت و یاس ناکامی کی حالت میں نہیں مریں گے؟ سو اب آخری وقت ہے۔ اگر مولوی صاحب چاہیں۔ تو وہ اب بھی خدا تعالیٰ کے صادق اور راستباز فرستادہ مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ اطاعت میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ مراد ما نصیحت

خاکسار جلال الدین شمس۔ از لندن

تحریک جدید سال ششم کے وعدے جلد پورے کئے جائیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے جلد ادا کرنے کا جو ارشاد فرمایا۔ اس کے متعلق احباب کرام توجہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ میاں محمد الدین صاحب پنشنر داخل باقی نویس قادیان حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

خاکسار کو کل حضور کا خطبہ سن کر بڑی ندامت ہوئی۔ کیونکہ خاکسار مالی معاملات کے نشیب و فراز سے واقف ہوتے ہوئے ادائیگی وعدہ میں غیر معمولی تاخیر کا جرم کرتا رہا۔ اور سال کے آخر میں ادا کرتا رہا۔ اب حضور کا خطبہ سن کر تحریک جدید سال ششم کا چندہ اپنا -/۱۲ اور اپنی اہلیہ کے -/۷ داخل کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ساتویں سال سے دسویں سال تک اپنا اور اہلیہ صاحبہ کا ہر سال چار چار آنہ اضافہ سے وعدہ -/۹۸ کا ہوتا ہے۔ وہ حضور کے پیش ہے۔ میں بشرط زندگی اسے خود ادا کر دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ بصورت کسی ایک کے یا دونوں کے وفات پا جانے کے میری جائداد سے بطور قرضہ وصول کر لیا جائے۔ میرے ورثا یا منتقل الیہم کو مزاحمت کا کوئی حق نہ ہوگا۔ اللھم امین یا رب العالمین

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدوں کو جلد ادا کرنے کا فکر کریں۔ جیسا کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

”بعض لوگ ایسے ہیں جو ادائیگی میں سستی کرتے ہیں۔ وہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ آخری دن ادا کریں گے۔ حالانکہ مومن کو چاہیئے۔ کہ پہلے ہی دن ادا کرے۔ یا پھر ہر ماہ کرنا چاہیئے۔ کیا پتہ ہے کہ وہ آخری دن تک زندہ بھی رہے یا نہ رہے۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں اگست میں ادا کروں گا۔ اسے کیا علم کہ وہ اگست تک زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ لیکن جس نے نومبر میں وعدہ لکھوایا۔ اور پھر کچھ دسمبر میں ادا کیا۔ کچھ جنوری میں اور بعد میں فوت ہو گیا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ادا کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ نادہندوں میں نہیں۔ کیونکہ جب تک وہ زندہ رہا۔ برابر ادا کرتا رہا۔ لیکن جو شخص ایک قسط بھی ادا نہیں کرتا۔ وہ اگر فوت ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور دریافت کرے گا۔ کہ تم نے ادائیگی کے لئے کیا تیاری کی تھی۔ پس دوست تحریک جدید کے چندے میں عجلت سے کام لیں۔ جو یکمشت ادا نہیں کر سکتے۔ وہ آہستہ آہستہ ادا کرتے جائیں۔ سارے ہی اگر آخری دن ادا کرنے پر رہیں۔ تو ہم زمین کی قسط کہاں سے ادا کریں۔ یہ قسط مئی میں ۰۰ ادا کرنی پڑتی ہے۔ اگر دوست اپنے وعدے ادا نہ کریں۔ تو یہ کہاں سے ادا ہو سکتی ہے۔ اگر وقت پر یہ قسط ادا نہ ہو۔ تو دس روپیہ سینکڑہ جرمانہ ہو جاتا ہے۔ جو گویا بروقت چندہ نہ ادا کرنے والوں کی وجہ سے ہوگا۔ اور اس صورت میں اس کا سو روپیہ خدا تعالیٰ کے ہاں نوے روپیہ سمجھا جائیگا کیونکہ دس روپیہ جرمانہ اس کی سستی سے ہوا۔“

پس تحریک جدید سال ششم کا وعدہ کرنے والے ہر دوست کوشش کریں کہ وعدہ پورا کریں۔ ورنہ قسط وار ادا کرنا شروع کریں تا ۳۱ مئی کی قسط ادا کرنے میں دقت کا سامنا نہ ہو۔ نیز زمیندار جماعتوں کے لئے یہ موقعہ ثواب حاصل کرنے کا ہے۔ کیونکہ ان کی فصل نکل رہی ہے۔ اور نرخ بھی اچھا ہے۔ چاہیئے کہ اس فصل سے اپنے وعدے پورے کریں۔ اس موقع کو رائیگاں نہ جانے دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مالی سال کا اختتام اور عہدہ داران کی ذمہ واری

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت ۱۳۱۹ہش مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔ ان چند دنوں میں احباب کو بقایا جات کے وصول کرنے اور بجٹ کے پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ہر دوست تہیہ کر لے۔ کہ بجٹ پورا کیا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ بقایا رہ جاوے۔

ان ایام میں ہر بقایا دار دوست کے پاس با اثر احباب وفود کی صورت میں جائیں۔ اور بقایوں کی صفائی کے لئے زور دیں۔ تا سال تمام کے بعد جو فہرست حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کی برائے دعا پیش کی جائے گی۔ اس میں آپ کی جماعت کا نام بھی شامل ہو۔ (ناظر بیت المال)

بورڈنگ تحریک جدید

احباب کو معلوم ہے۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بورڈنگ تحریک جدید کو مطالبہ نمبر ۱۵ کے مطابق تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ساتھ قائم کیا ہوا ہے اس میں فی الحال تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء کو داخل کیا جاتا ہے۔

بورڈنگ ہاؤس میں طلباء کو پانچوں وقت ٹیوٹروں کی نگرانی میں مسجد نور میں باجماعت نمازیں پڑھائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیوٹر بچوں کی تعلیمی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق قرآن۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ آج کل بورڈنگ ہاؤس کے سپرنٹنڈنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک سینیئر استاد ہیں اور تحریک جدید کے واقفین بطور ٹیوٹر کام کرتے ہیں۔ بورڈنگ کا انتظام براہ راست حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ حضور ہفتہ وار کی رپورٹ پر ہدایات فرماتے ہیں۔ طبی انتظام ایک قابل ڈاکٹر کے سپرد ہے۔

پنجاب میں تعلیمی سال کی ابتداء ماہ اپریل سے شروع ہوتی ہے۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس بورڈنگ میں اپنے بچوں کو داخل کروا کر اپنے آقا کے ارشاد کی تعمیل کر کے فلاح دارین حاصل کریں گے (انچارج تحریک جدید)

ضروری اعلان

آئندہ مالی سال عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ لہذا ایسی تمام جماعتوں کو جنہوں نے تاحال اپنے آئندہ سال کے بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوائے۔ اس اعلان کے ذریعہ تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء سے قبل اپنے بجٹ نظارت ہذا میں بالضرور بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

وصیتیں

نمبر ۵۵۹۵ منکہ ہدایت اللہ ولد چوہدری مولا بخش قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۳۵ جنوبی ڈاکخانہ چک ۳۴ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد دو مربع اراضی واقعہ چک ۳۵ جنوبی سرگودھا میں بصورت گھوڑی پال ہے۔ جن کی قیمت خرید مبلغ سات ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ بصورت مکان رہائشی قیمتی دو صد روپیہ ہے۔ علاوہ اس جائیداد کے بصورت آمد اس وقت مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ سالانہ پنجوترا بحیثیت سربراہ نمبردار ملتا ہے۔ مذکورہ بالا آمد و جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز جو بھی میرا ترکہ اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی العبد ہدایت اللہ سربراہ نمبردار چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد عظیم الرحمن محرر صدر انجمن احمدیہ گواہ شد حسین احمد انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد بقلم خود ظہور احمد باجوہ بی۔اے چک ۳۳ جنوبی گواہ شد بقلم خود ابراہیم جٹ بھینی بانگر ضلع گورداسپور

نمبر ۵۵۹۶ منکہ محمد شریف ولد میاں حسین بخش قوم گوندل پیشہ زرگری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن شہر سیالکوٹ محلہ حکیم حسام الدین صاحب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴ ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع محلہ حکیم حسام الدین صاحب واقعہ سیالکوٹ شہر قیمتی ایک ہزار روپیہ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مبلغ ۵۰۰/- روپیہ میرے ذمہ قرض بھی ہے۔ نیز میں وصیت کرتا ہوں کہ اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمد شریف حال وارد قادیان دار الفتوح گواہ شد گلاب الدین برادر حقیقی موصی شہر سیالکوٹ بقلم خود گواہ شد عبد المجید برادر حقیقی موصی گواہ شد بشیر احمد پسر موصی بقلم خود۔

نمبر ۵۵۹۷ منکہ چوہدری مبارک احمد خان ولد چوہدری سندھی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۳۳ء ساکن بڑوعہ ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۶۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط العبد مبارک احمد خان حال ملازم دفتر میڈیکل ڈائرکٹوریٹ آرمی ہیڈ کوارٹرز نئی دہلی۔ گواہ شد محمد شریف چغتائی کلرک دفتر ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف نئی دہلی۔ گواہ شد عبد المجید احمدی

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تصنیف

ایک عزیز کے نام خط

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند نے اس قیمتی تصنیف میں بنی نوع انسان کی ایک عمدہ خدمت سرانجام دی ہے۔ اس میں وہ رستہ بتایا گیا ہے جس پر چل کر انسان ایک با اخلاق اور باخدا انسان بن سکتا ہے قیمت ۴/

ملنے کا پتہ:- **مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

نوٹ:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ بجائے ۵۰ پچاس روپیہ کے صرف ۲۵ پچیس روپیہ میں۔

ضرورت ہے

ایک مینیجر کی برائے سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ) جے ریلوے تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی درخواستیں معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر بھیجی جائیں۔ جس میں سابقہ تجربہ بیان کیا گیا ہو نیز وہ شرائط اور کم از کم تنخواہ جس پر درخواست کنندہ کام کرنیکے لئے رضامند ہو۔ **سکرٹری احمد آباد اسٹیٹ قادیان**

خضاب دلپذیر

سفید بالوں کو پانچ منٹ میں قدرتی سیاہ کر دینے والا خشک سفوف ہے۔ قیمت ایک شیشی چار آنے۔ بارہ شیشی اڑھائی روپے چھ شیشی سوا روپیہ محصولڈاک نصف درجن دس آنے ایک درجن ۱۲ آنے بذمہ خریدار

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

تجارتی منافع حاصل کرنے کا عمدہ طریق

ہم اس اعلان کے ذریعہ ان تمام دوستوں کی خدمت میں جو اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانے کی خواہش رکھتے ہوں۔ گذارش کرتے ہیں۔ کہ جو روپیہ آپ ہماری معرفت تجارت پر لگائیں گے۔ اس کا منافع ہر ششماہی پر آپ کو ملے گا۔ اور اصل روپیہ بھی ہر وقت واپس لیا جاسکتا ہے۔ آج تک بیسیوں آدمی کافی فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور اپنا اصل روپیہ مع منافع واپس لے چکے ہیں۔ روپیہ ہر طرح محفوظ رہتا ہے۔ پس جو دوست اپنا روپیہ محض الماریوں میں بند رکھ کر کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے۔ ان کے واسطے بہترین مصرف ہے۔ جس سے منافع بھی معقول ملے گا۔ اور اصل روپیہ بھی ہر طرح ضائع ہونے سے محفوظ رہیگا جو حسب ضرورت واپس بھی دیا جاتا ہے۔ پس حاجتمند صاحبان فوراً توجہ فرما کر اپنا روپیہ ہمارے پاس تجارت میں لگائیں۔ ایک حصہ ایک ہزار روپیہ کا ہے نصف یا چوتھائی کا ہے۔ اور جو صاحب اس سے کم لگانا چاہیں۔ وہ اس سے کم بھی لگا سکتے ہیں۔

المشتہران: **محبوب عالم اینڈ سنز مالکان راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور**

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ ان کو اٹھرا ہے۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۰۱ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔ **عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۲۱ اپریل - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ فرانس کی افواج بھی ناروے پہنچ گئی ہیں - اور برطانوی افواج کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔

نیویارک ۲۱ اپریل - آئس لینڈ جو انگلستان کے شمال میں واقع ہے پہلے شاہ ڈنمارک کے ماتحت تھا مگر اب اس نے اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر دیا ہے۔

لاہور ۲۱ اپریل - دو یوم کی خاموشی کے بعد آج پھر چھ خاکسار سنہری مسجد سے نکلے - اور چوک وزیر خان کی طرف روانہ ہوئے چوک میں ہجوم کو سلامی دی اور پولیس کے پہنچنے سے قبل پھر مسجد میں پہنچ گئے - ہجوم بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ سالار نے مسجد میں کھڑے ہو کر ایک گھنٹہ تک تقریر کی - جس میں اس تحریک کے اغراض بیان کئے۔

لنڈن ۲۲ اپریل - گذشتہ شب برطانوی ہوائی جہازوں نے ڈنمارک اور ناروے کے جرمن ہوائی اڈوں پر پھر حملے کئے - اور بھاری بم پھینکے - آج بھی ان حملوں کا سلسلہ جاری رہا - آگ لگانے والے مسالہ اور بھاری بموں سے ہوائی اڈوں اور جہازوں کو سخت نقصان پہنچا ہے - ناروے میں ٹرنگر کے ہوائی اڈوں پر بھی شدید حملہ کیا گیا۔ اس وقت تک اس اڈہ پر گیارہ ہوائی حملے ہو چکے ہیں - جرمنی کے بہت سے ہوائی جہازوں کو ان حملوں میں نقصان پہنچا ہے - جرمنوں نے حملہ آور برطانوی طیاروں پر سخت گولہ باری کی مگر ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے - اور وہ سب کے سب بخیریت واپس آ گئے۔

ہیلسنکی ۲۲ اپریل - روس اور فن لینڈ میں صلح کی ایک شرط یہ تھی - کہ ہانگو تیس سال کے لئے روس کے حوالہ کر دیا جائے - چنانچہ اس کے مطابق روسی بیڑا بحیرہ بالٹک میں آ گیا ہے - اور وہاں پہنچنے والا ہے۔

لنڈن ۲۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کی فوجیں یوگوسلاویہ کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں - اسی طرح ایک خبر یہ بھی آئی ہے کہ وہ سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں - لیکن ان خبروں کی صحت یا عدم صحت کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

ٹرونڈہم ۲۲ اپریل - آج ٹراونکور ٹیلیفون ٹرنک کال سسٹم کا سلسلہ ہندوستان کے ٹرنک ٹیلیفون سسٹم سے ہو گیا ہے چنانچہ مہاراجہ صاحب نے ڈائرکٹر جنرل پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف سے جو آج کل پشاور میں ہے بات چیت کی۔

لکھنؤ ۲۲ اپریل - کل یہاں ہندو مسلمانوں کا جو فساد ہو گیا تھا - اور جس میں پولیس کو گولی چلانا پڑی تھی - حکومت یو۔پی نے فیصلہ کیا ہے - کہ گولی چلانے کے متعلق سرکاری تحقیقات کرائی جائے چنانچہ ایک مجسٹریٹ رائے بہادر جوتی پرشاد کو اس کام پر مامور کر دیا گیا ہے تحقیقات آئندہ جمعرات کو شروع ہو گی۔

لنڈن ۲۲ اپریل - ناروے کی لڑائی کے بارہ میں سرکاری طور پر خبریں زیادہ نہیں آ رہیں لیکن دوسرے ذرائع سے جو خبریں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ تینوں علاقوں میں لڑائی نہایت زور شور سے ہو رہی ہے - انگریزوں اور ان کے ساتھیوں کی فوجیں نارویجی فوجوں کے ساتھ مل کر لڑ رہی ہیں - ہمیار پر انگریزوں کا قبضہ ہو جانا بیان کیا جاتا ہے - جرمن فوجیں ناروے کے کنارے کے ساتھ ساتھ بری طرح پٹ رہی ہیں - ملک میں انگریزوں اور ان کے ساتھیوں کی فوجوں کا انہیں ڈر ہے اور کنارے پر اتحادیوں کے جہازوں سے ترساں ہیں - غرض جرمنوں کی حالت بہت بری ہے ناروے کے اتر میں جرمن فوجوں کی حالت اس سے بھی بدتر ہے نہ ان کے پاس کافی آدمی ہیں نہ سامان - اور چاروں طرف سے ان پر حملے ہو رہے ہیں - ہوائی لڑائی میں بھی جرمنوں کی بری گت بن رہی ہے ہمیار کے قریب پانچ جرمن جہازوں کو گرا لیا گیا اور چھتریوں کے ذریعہ اترنے والے جرمن فوجیوں کو پکڑ لیا گیا۔

لنڈن ۲۲ اپریل مغربی مورچے پر جرمنوں کے پانچ چھ ہوائی جہاز برباد کر دیئے گئے - فرانس کے علاقہ پر جرمن ہوائی جہازوں نے اڑان کی جن کی فرانسیسی جہازوں سے جھڑپ ہوئی اور ان میں سے ایک جرمن جہاز بلجیم میں جا گرا - پیرس کے آس پاس جرمن ہوائی جہاز اڑتے جن کو مار کر بھگا دیا گیا - اور گذشتہ ۲۴ گھنٹہ میں فرانسیسی ہوائی جہاز جرمنی میں دور تک اڑان کر کے واپس آئے۔

لنڈن ۲۲ اپریل - سویڈن والوں نے جرمنی کے چار ہوائی جہاز گرا لئے - کل ۲۸ جہاز سویڈن پر اڑے - سویڈن نے اس کے خلاف سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ آئندہ جہاز نہ اڑنے پائیں۔ سویڈن کے اخبارات لکھ رہے ہیں - کہ جرمن ہوائی جہاز فوٹو لینے کے لئے آئے تھے اور یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ گولہ برسانے والی توپیں کہاں کہاں لگی ہوئی ہیں۔ سویڈن کے لوگ بھی سخت ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں۔

لنڈن ۲۲ اپریل - جرمنی میں اس خبر سے بڑی اداسی پھیل گئی ہے - کہ برطانوی فوجوں نے ناروے میں پہنچ کر لڑنا شروع کر دیا ہے - لوگوں سے کہا گیا تھا کہ تین ہفتے کے اندر اندر پولینڈ کی طرح ناروے پر قبضہ کر لیا جائے گا مگر اب حالات اور ہی پیش آ گئے ہیں۔ جرمن عورتیں یہ آس لگائے بیٹھی تھیں کہ انہیں مکھن اور انڈے زیادہ ملیں گے مگر ان کی یہ امید پوری نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۲ اپریل - کل ہاؤس آف کامنز میں سر جان سائمن وزیر خزانہ برطانیہ کا جنگی بجٹ پیش کریں گے - اور اس کے متعلق کافی لمبا بیان دیں گے۔

لنڈن ۲۲ اپریل - برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کل لڑائی کے بارہ میں تقریر نہ کریں گے لیکن مسٹر چرچل سمندری محکمہ کے وزیر ایک ضروری بیان دیں گے جو کل شام کے چھ بجے ہندوستان میں بھی ریڈیو پر سنا جائے گا۔

لنڈن ۲۲ اپریل - انگریزوں کی دو ڈبکنی کشتیاں بسلامت واپس آ گئی ہیں - جرمنی نے دعویٰ کیا تھا کہ ناروے کے پاس انگریزی ڈبکنی کشتیوں کے متعلق کامیاب کارروائی کی گئی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ ان ڈبکنی کشتیوں نے کیٹے گیٹ میں بحری جہازوں کی بری گت بنائی ایک کشتی نے چار فوج لانے والے جہاز ڈبو دیئے۔

لکھنؤ ۲۲ اپریل - آج صبح شیعہ سنی جھگڑے کے سلسلہ میں دو آدمی مارے گئے اور کئی زخمی ہوئے ایک لکڑی کے گودام میں آگ لگا دی گئی - اس کے سوا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا - اس وقت تک ۶۰ آدمی پکڑے جا چکے ہیں جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں - جنہوں نے کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کی ہے۔

لاہور ۲۲ اپریل - آج تیسرے پہر پنجاب اسمبلی میں وزیر اعظم نے بتایا - کہ اس وقت تک ۶۹۵ خاکسار پکڑے جا چکے ہیں جن میں سے ۲۳۹ باہر کے صوبوں کے تھے - اب تک ۱۸ کو سزا دی جا چکی ہے - ۱۹۷ نے وعدہ کیا کہ آئندہ خاکسار تحریک میں حصہ نہیں لیں گے۔

دہلی ۲۲ اپریل - مولانا ابوالکلام آزاد پریذیڈنٹ کانگرس نے آج ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے کہ کانگرس نے نمائندہ اسمبلی کی جو تجویز پیش کی ہے - ہندوستان کی ہر گتھی کو اس سے سلجھایا جا سکتا ہے - وزیر ہند کی حال کی تقریر کے متعلق کہا - کانگرس مسلمانوں سے کوئی بات زبردستی نہیں منوانا چاہتی اور وہ تسلیم کرتی ہے - کہ اقلیتوں کو حق حاصل ہے کہ اپنے مطالبات پیش کریں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر:- غلام نبی